السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس خط کے ذریعے سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ منصور حلاج کون تھا۔ کس صدی میں گزرا ہے، اور کس جرم کی پاداش میں اسے قتل کیا گیا تھا۔ محدثین اور علماء محققین منصور حلاج کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ دلائل سے ثابت کریں۔ (انعام الرحمن، تحصیل وضلع صوابی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حسین بن منصور الحلاج، جسے جاہل لوگ منصور الحلاج کے نام سے یاد کرتے ہیں، کا مختصر وجامع تعارف درج ذیل ہے:

1۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقد ترجم لہُ الحافِظ الذَّہبیّ فقَالَ الْحُسَیْن بن مَنْصُور الحلاج الْمَقْتُول علی الزندقة مَا روی وَللہ الْحَمد شَیْئا من الْعلم وَکَانَ لہُ بِدَایَة جَیّدَة وتأله وتصوف ثمَّ انْسَلَخَ من الدّین وَتعلم السحر وَأَرَاہُم المخاریق وَأَبَاح الْعلمَاء دَمہ انْتہی"

اسے زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے علم کی کوئی چیز روایت نہیں کی، اُس کی ابتدائی حالت (بظاہر) اچھی تھی، عبادت گزاری اور تصوف (کا اظہار کرتا تھا) پھر وہ دین (اسلام) سے نکل (گیا، جادو سیکھا اور (استدراج کرتے ہوئے) خرق عادت چیزیں لوگوں کو دکھائیں، علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ اس کا خون (بہانا) جائز ہے لہذا اُسے 311ھ میں قتل کیا گیا۔ (میزان الاعتدال ج1ص 548

2۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(لوگوں کا اس (حسین بن منصور الحلاج) کے بارے میں اختلاف ہے، اکثریت کے نزدیک وہ زندیق گمراہ (تھا) ہے۔ (لسان المیزان ج2ص 314 والنسخۃ المحققہ 2/582

دورِ متاخرین میں اسماء الرجال کے ان دو جلیل القدر اماموں اور اسماء الرجال کی دو مشہور ترین کتابوں سے جمہور علماء کے نزدیک حلاج مذکور کا زندیق وگمراہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

3۔ جلیل القدر امام ابو عمر محمد بن العباس بن محمد بن زکریا بن یحییٰ البغدادی (ابن حیویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"لما أخرج الحسین بن منصور الحلاج لیقتل مضیت في جملة الناس، ولم أزل أزاحم حتی رأیتہ فدنوت منہ فقال لأصحابہ: لا یہولنکم ہذا الأمر، فإني عائد إلیکم بعد ثلاثین یوما، ثم قتل"

جب حسین (بن منصور) حلاج کو قتل کے لیے (جیل سے) نکالا گیا تو میں بھی لوگوں کے ساتھ (اُسے دیکھنے کے لیے) گیا، میں نے لوگوں کے رش کے باجود اُسے دیکھ لیا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا: "تم اس سے نہ ڈرنا، میں تیس (30) دنوں کے بعد تمہارے پاس دوبارہ (زندہ ہوکر) آجاؤں گا" پھر وہ قتل کردیا گیا۔

("تاریخ بغداد ج8 ص 131 ت 4132 وسندہ صحیح المنتظم لابن الجوزی 13/406 وقال: " وہذا الاسناد صحیح لاشک فیہ "" لسان المیزان 2/315 وقال: "واسنادھا صحیح)

اس صحیح سند سے معلوم ہوا کہ حسین بن منصور حلاج جھوٹا شخص تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وعند جماہیر المشایخ الصوفیۃ وأہل العلم أن الحلاج لم یکن من المشایخ الصالحین؛ بل کان زندیقا"

(جمہور مشائخ تصوف اور اہل علم (علمائے حق) کے نزدیک حلاج نیک لوگوں میں سے نہیں تھا بلکہ زندیق (بہت بڑا ملحد وگمراہ) تھا۔ (مجموع فتاویٰ ج8 ص 318

شیخ الاسلام نے فرمایا:

"الحمد للہ رب العالمین. الحلاج قتل علی الزندقۃ"

(اللہ رب العالمین کا شکر ہے، حلاج کو زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ (مجموع فتاویٰ 35/108"

شیخ الاسلام نے مزید فرمایا:

"وکذلک من لم یجوز قتل مثلہ فھو مارق من دین الإسلام"

(اور اسی طرح جو شخص حلاج کے قتل کو جائز نہیں سمجھتا تو وہ (شخص) دین اسلام سے خارج ہے۔ (مجموع فتاویٰ ج2 ص486"

4۔ حافظ ابن الجوزی نے اس (حسین بن منصور) کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے:

"القاطع المحال اللجاج القاطع بحال الحلاج" (المنتظم 13/204"

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"أنہ کان مُخرِقاً"

(بے شک وہ جھوٹا باطل پرست تھا۔ (ایضاً 13/206"

ان شدید جرحوں کے مقابلے میں حلاج مذکور کی تعریف و توثیق ثابت نہیں ہے۔

ظفر احمد عثمانی تھانوی دیوبندی صاحب نے اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی زیر نگرانی ایک کتاب لکھی ہے "القول المنصور فی ابن منصور، سیرت منصور حلاج" یہ کتاب مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر 14 سے شائع ہوئی (!) ہے۔ اس کتاب میں تھانوی صاحب نے موضوع، بے اصل اور مردود روایات جمع کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ (دیوبندیوں کے نزدیک) حسین بن منصور حلاج اچھا آدمی تھا۔

مثال نمبر1: تھانوی صاحب نے لکھا ہے: "لوگوں کے اسرار بیان کر دیتے، ان کے دلوں کی باتیں بتلا دیتے (یعنی کشف ضمائر بھی حاصل تھا) اسی وجہ سے ان کو حلاج الاسرار کہنے لگے، پھر حلاج لقب پڑ گیا۔" (سیرت منصور حلاج ص31)

تبصرہ:۔

اس قول کی بنیاد تاریخ بغداد کی ایک روایت ہے جسے احمد بن الحسین بن منصور نے تستر میں بیان کیا تھا (ج8 ص113) احمد بن الحسین بن منصور کے حالات معلوم نہیں ہیں لہذا یہ شخص مجہول ہے۔

مثال نمبر2:۔

(تھانوی صاحب نے لکھا ہے: "حسین بن منصور نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے حدوث کو لازم کر دیا ہے۔۔۔۔۔" (سیرت منصور حلاج ص47 بحوالہ رسالہ قشیریہ

(عبدالکریم بن ہوازن القشیری کے الرسالۃ القشیریہ میں یہ عبارت بحوالہ ابو عبدالرحمان (محمد بن الحسین) السلمی النیسابوری لکھی ہوئی ہے۔ (ص13 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان

ابو عبدالرحمان السلمی اگرچہ اپنے عام شہر والوں اور اپنے مریدوں کے نزدیک جلیل القدر تھا مگر اسی شہر کے محدث بن یوسف القطان النیسابوری:

"وکان صدوقاً، لہ معرفۃ بالحدیث وقد درس شیئاً من فقہ الشافعی، ولہ مذہب مستقیم و طریقۃ جمیلۃ"

تاریخ بغداد (3/411) فرماتے ہیں:

"کان أبو عبدالرحمٰن السلمی غیر ثقۃ۔۔۔۔۔۔وکان یضع للصوفیۃ الاحادیث"

(ابو عبدالرحمان السلمی غیر ثقہ تھا۔۔۔۔ اور وہ صوفیوں کے لیے احادیث گھڑتا تھا۔ (تاریخ بغداد ج2 ص248 وسندہ صحیح

اس شدید جرح کے مقابلے میں سلمی مذکور کی تعدیل بطریقہ محدثین ثابت نہیں ہے۔ سلمی کے استاد محمد بن محمد بن غالب اور اس کے استاد ابو نصر احمد بن سعید الاسفنجانی کی توثیق بھی مطلوب ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس موضوع سند کو تھانوی صاحب نے فخریہ پیش کیا ہے۔

تنبیہ تبلیغ:۔

عبدالکریم بن ہوازن نے رسالہ قشیریہ میں حسین الحلاج کو بطور ولی ذکر نہیں کیا۔ رسالہ قشیریہ اس کے ترجمہ سے خالی ہے کسی دوسرے شخص کے حالات میں ذیلی طور پر اگر ایک موضوع روایت میں اُس کا نام آ گیا ہے تو اس پر خوشی نہیں منانی چاہیے۔

خلاصۃ التحقیق:۔

حسین بن منصور الحلاج اولیاء اللہ میں سے نہیں تھا بلکہ وہ ایک گمراہ و زندیق صوفی تھا جسے جلیل القدر فقہاء اسلام کے متفقہ فتوے کی بنیاد پر چوتھی صدی ہجری کے شروع میں قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کی کرامتوں کے بارے میں سارے قصے موضوع و بے اصل ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولا أرى يتعصب للحلاج إلا من قال بقوله الذي ذكر أنه عين الجمع فهذا هو قول اهل الوحدة المطلقة ولهذا ترى ابن عربي صاحب الفصوص يعظمه ويقع في الجنيد والله الموفق"

میری رائے میں حلاج کی حمایت ان لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرتا جو اس کی اس بات کے قائل ہیں جس کو وہ عین جمع کہتے ہیں اور یہی اہل وحدت مطلقہ کا قول ہے اس لیے تم ابن عربی صاحب فصوص کو دیکھو گے کہ وہ حلاج کی تو تعظیم کرتے ہیں اور جنید کی تحقیر کرتے ہیں۔ (لسان المیزان ج2ص 315 وسیرت منصور حلاج ص45 حاشیہ)

" اہل وحدت مطلقہ سے مراد وہ صوفی حضرات ہیں جو وحدت الوجود اور حلولیت کا عقیدہ رکھتے ہیں: "وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا

اس قول کا رد ظفر احمد تھانوی صاحب نے رسالہ قشیریہ کی موضوع روایت سے کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ رد تحقیقی میدان میں بذات خود مردود ہے۔ تھانوی صاحب نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ "ابن منصور اور جنید کا عقیدہ توحید ایک ہی تھا" (ص46) مگر انھوں نے اس دعویٰ پر کوئی صحیح دلیل پیش نہیں کی۔ علمی میدان میں عبدالوہاب الشعرانی، خرافی صوفی بدعتی کے بے سند حوالوں سے کام نہیں چلتا بلکہ صحیح و ثابت سندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

الحدیث" حضرو کا یہ امتیاز ہے کہ "الحدیث" میں صرف صحیح و ثابت حوالہ ہی بطور استدلال لکھا جاتا ہے۔ اسماء الرجال کے حوالے بھی اصل کتابوں سے صحیح و ثابت سندوں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔ ضعیف روایات اور" ضعیف حوالوں کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ والحمد للہ علی ذلک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہوں یا سلف صالحین کے آثار و اسماء الرجال کے حوالے سب کے لیے صحیح و حسن لذاتہ اسانید کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 181ھ) فرماتے ہیں:

"الاسناد من الدین، ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء"

(سند دین میں سے ہے، اگر سند نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا کہہ دیتا۔) (مقدمہ صحیح مسلم ترقیم دارالسلام: 32 وسندہ صحیح

(وما علینا الا البلاغ) (14/شوال 1426ھ) (الحدیث: 21

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ159

محدث فتویٰ